49867 ـ ايام بيض اور شعبان كےمہينہ ميں روزے ركھنے كي ترغيب

سوال

الحمدللہ مجھے ہرمہینہ ايام بيض (چاند كي تيرہ چودہ پندرہ تاريخ) كے روزے ركھنے كي عادت ہے، ليكن اس ماہ ميں نے روزے نہيں ركھے اورجب ميں نے روزے ركھنے چاہے تو مجھے يہ كہا گيا كہ يہ جائزنہيں بلكہ يہ بدعت ہے ، (ميں نے ماہ كےپہلے سوموار كا روزہ ركھا اور پھر انيس شعبان بروز بدھ كا بھي روزہ ركھا ہے اور اللہ كےحكم سے كل جمعرات كا بھي روزہ ركھنا ہے تو اس طرح ميرے تين روزے ہوجائيں گے) لھذا اس كا حكم كيا ہے ؟ اور شعبان كےمہينہ ميں كثرت سے روزے ركھنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ وتعالي نے بغير علم كے كوئي بات كہني حرام قرار دي ہے اور اسے شرك اور كبيرہ گناہوں كےساتھ ملا كر ذكر كيا ہے .

فرمان باري تعالي ہے:

كہہ ديجيے كہ ميرے رب نے صرف حرام كيا ہے ان تمام فحش باتوں كو جو علانيہ ہيں اور جو پوشيدہ ہيں اور ہرگناہ كي بات كو اور ناحق كسي پر ظلم كرنے كو اور اس بات كو كہ تم اللہ تعالي كےساتھ كسي كو شريك ٹھراؤ جس كي اللہ تعالي نے كوئي سند نہيں اتاري اور اس بات كو كہ تم اللہ تعالي كے ذمہ ايسي بات لگادو جس كو تم نہيں جانتے الاعراف (33)

اور سوال ميں جو يہ ذكر ہوا ہے كہ بعض لوگوں نےمذكورہ صورت ميں شعبان كےروزے ركھنے كوبدعت قرار ديا ہے يہ بھي اللہ تعالي پر بغير علم كے بات كہي گئي ہے .

دوم :

ہر ماہ ميں تين روزے ركھنا مستحب ہيں، اور افضل يہ ہے كہ يہ روزے ايام بيض جو كہ تيرہ چودہ اور پندرہ تاريخ

كےبنتےہيں ركھےجائيں .

ابوہريره رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ: ميرے دلي دوست نے مجھے تين چيزوں كي وصيت فرمائي كہ موت تك ميں انہيں ترك نہ كروں، ہر ماہ كےتين روزے اور چاشت كي نماز اور سونے سے قبل وتر ادا كرنے.

صحيح بخاري حديث نمبر (1124) صحيح مسلم حديث نمبر (721)

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلي اللہ نے مجھے فرمايا:

" تيرے ليے ہر ماہ كےتين روزے ركھنا كافي ہے، كيونكہ تجھے ہر نيكي كا دس گنا اجرملےگا تو اس طرح يہ سارے سال كےروزے ہونگے"

صحيح بخاري حديث نمبر (1874) صحيح مسلم حديث نمبر (1159)

اور ابوذر رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے مجھے فرمايا:

" اگر تم مہينہ ميں كوئي روزہ ركھنا چاہتےہو تو تيرہ چودہ پندرہ كا روزہ ركھو"

سنن ترمذي حديث نمبر (761) سنن نسائي حديث نمبر (2424) امام ترمذي نے اس حديث كو حسن قرار ديا ہے اور علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغليل (947) ميں اس كي موفقت كي ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ سوال كيا گيا:

حديث ميں ہے كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے ابوہريره رضي اللہ تعالي عنہ كو ہر ماہ ميں تين روزے ركھنے كي وصيت فرمائي، لھذا يہ روزے كب ركھےجائيں؟ اور كيا يہ مسلسل ركھنےہونگے؟

شيخ رحمہ اللہ تعالي كا جواب تھا:

يہ تين روزے مسلسل ركھنےبھي جائز ہيں اور عليحدہ عليحدہ بھي، اور يہ بھي جائز ہے كہ مہينہ كي ابتدا ميں ركھ ليے جائيں يا درميان ميں اور مہينہ كے آخر ميں بھي ركھے جاسكتے ہيں، اس ميں وسعت ہے كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے اس كي تعيين نہيں فرمائي .

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سے پوچھا گيا كہ كيا رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم ہر ماہ تين ايام كےروزے ركھتےتھے؟

توعائشہ رضي اللہ تعالي عنہا کہنےلگيں جي ہاں، ان سے کہا گيا کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم مہينہ کےکس حصہ ميں روزے رکھتےتھے؟ وہ کہنےلگيں انہيں اس کي پرواہ نہيں تھي کہ مہينہ کےکس حصہ ميں روزے رکھيں.
صحيح مسلم حديث نمبر (1160)

ليکن تيرہ چودہ اور پندرہ تاريخ کےروزے رکھنا افضل ہيں کيونکہ يہ ايام بيض ہيں (يعني ان ايام ميں چاندمکمل ہوتاہے) .

ديکھيں: مجموع فتاوي الشيخ ابن عثيمين (20 / سوال نمبر 376)

جس نےبھي آپ کواس مہينہ (شعبان) ميں روزے رکھنےسے منع کيا ہے ہو سکتا ہے ہوسکتا ہے اس نےاس ليے کہا ہو کہ اسے يہ علم ہوا ہو کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے نصف شعبان ہونے پر روزے رکھنے سے منع فرمايا ہے .

اس ممانعت کےمتعلق سوال نمبر (49884) کےجواب ميں تفصيل سے بيان ہوچکا ہے کہ يہ ممانعت اس شخص کےمتعلق ہے جو نصف شعبان کےبعد روزے رکھنےکي ابتدا کرتا ہے اور روزہ رکھنا اس کي عادت نہيں .

ليکن جو شخص شعبان کي ابتدا ميں روزے رکھنے شروع کرے اور پھر نصف شعبان کےبعد بھي روزے رکھتا رہے يا پھر روزہ رکھنے کي عادت ہو تو نصف شعبان کےبعد اس کےروزہ رکھنے ميں کوئي ممانعت نہيں، مثلا اگر کسي شخص کي ہر ماہ تين روزے رکھنےکي عادت ہے يا پھر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنے کي عادت ہو .

تواس بنا پر شعبان ميں آپ کاتين روزے رکھنے ميں کوئي حرج نہيں، حتي کہ اگر کچھ روزے شعبان کےنصف کےبعد بھي ہوں توصحيح ہے.

چہارم :

شعبان کےمہينہ ميں کثرت سے روزے رکھنےميں کوئي حرج نہيں بلکہ يہ سنت ہے، نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم اس ماہ ميں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بيان کرتي ہيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہنا شروع کرديتےکہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم اب روزے نہيں چھوڑيں گے، اور روزے نہ رکھتے حتي کہ ہم يہ کہنےلگتيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم روزے نہيں رکھيں گے، ميں نے نبي صلي اللہ عليہ وسلم کو رمضان المبارک کےعلاوہ کسي اور ماہ کےمکمل روزے رکھتے ہوئے نہيں ديکھا، اور ميں نےشعبان کےعلاوہ کسي اور ماہ ميں انہيں کثرت سے روزے رکھتےہوئے نہيں ديکھا.

صحيح بخاري حديث نمبر (1868) صحيح مسلم حديث نمبر (1156)

ابو سلمہ بيان كرتےہيں كہ عائشہ رضي اللہ تعالي نے انہيں بيان كيا كہ: نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم شعبان سے زيادہ كسي اور ماہ ميں روزے نہيں ركھتےتھے نبي كريم صلي اللہ پورے شعبان كےہي روزے ركھتےاور كہا كرتےتھے جتني تم طاقت ركھتےہو اتنا كام كرو، اس ليے كہ اللہ تعالي اس وقت تك اجرو ثواب ختم نہيں كرتا جب تك تم اكتا نہ جاؤ، اور نبي صلي اللہ عليہ وسلم كا سب سے پسند وہ نماز تھي جس پر ہميشگي كي جائے اگرچہ وہ كم ہي ہو، اور جب نبي صلي اللہ عليہ وسلم نماز پڑھتےتواس پر ہميشگي كرتے تھے.

صحيح بخاري حديث نمبر (1869) صحيح مسلم حديث نمبر (782)

آپ سوال نمبر (49884) كےجواب كا بھي مطالعہ كريں جس كي طرف ابھي كچھ دير قبل اشارہ بھي كيا گيا تھا.

واللہ اعلم .